سیدنا علی رضی اللہ کا حالت رکوع میں صدقہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

روایت نمبر ①

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ ایک سائل نے سوال کیا مگر جب کسی نے اسے کچھ نہ دیا تو سائل نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر دیئے کہا: اللہ! گواہ رہنا، میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سوال کیا مگر کسی نے مجھے کچھ نہ دیا۔ اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ رکوع کی حالت میں تھے۔ آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے جس میں انگوٹھی تھی ،اشارہ کیا۔ سائل آیا اور اس نے انگوٹھی اتار لی۔ یہ منظر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ جبریل یہ آیتِ مبارکہ لے کر نازل ہوئے: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾

(تفسیر الثعلبي : 4/80۔81)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① یحییٰ بن عبد الحمید حمانی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَكْذِبُ جِهَارًا .

''یہ کھلم کھلا جھوٹ بولتا تھا۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 169/9)

اسماعیل بن موسیٰ نسیب سدی کہتے ہیں:

هُوَ كَذَّابٌ .

''یہ جھوٹا ہے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 169/9، وسنده صحيحٌ)

اسے امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی، امام علی بن حسین بن جنید، امام عبداللہ بن نمیر، امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور نے ''ضعیف'' کہا ہے، حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ جَمَاعَةً، وَهُمُ الْأَكْثَرُوْنَ يُضَعِّفُوْنَهٗ .

''جمہور محدثین کی ایک جماعت اسے ضعیف قرار دیتی ہے۔''

(بيان الوهم والإيهام : 1404)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنير : 224/3)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(لسان الميزان : 434/7)

② قیس بن ربیع بھی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المغني عن حمل الأسفار : 70/4، فيض القدير للمناوي : 92/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّاسُ .

''اسے لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مجمع الزوائد : 190/2)

③ عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے، امام عقیلی رحمہ اللہ نے اسے غالی ملحد قرار دیا ہے۔

(الضعفاء الكبير : 415/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے غالی شیعہ قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال : 387/2)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ عِتْقِ الشِّيْعَةِ، قُلْتُ : مَا حَالُهٗ؟ قَالَ : شَيْخٌ .

''پرانے شیعوں میں سے تھا۔ (ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اس کی حالت کیسی تھی؟ فرمایا: شیخ تھا۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 29/2)

④ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

⑤ سری بن علی الوراق

⑥ مظفر بن حسن انصاری

⑦ ابو علی احمد بن علی بن رزین

⑧ ابو محمد عبد اللہ بن احمد شعرانی

⑨ ابو الحسن محمد بن قاسم

مجہول ہیں، لہٰذا یہ روایت موضوع و مکذوب ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سند کو ساقط قرار دیا ہے۔

(الكاف الشاف في تخريج أحاديث الكشاف : 649/1)

روایت نمبر ②

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾ نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: سوالی! آپ کو کسی نے کچھ دیا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا:

لَا، إِلَّا هٰذَا الرَّاكِعُ لِعَلِيٍّ أَعْطَانِي خَاتِمًا .

”نہیں، صرف اس رکوع کرنے والے علی نے مجھے انگوٹھی دی ہے۔“

(علوم الحديث للحاكم، ص 102، تاريخ ابن عساكر : 357/42)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔ عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر کے بارے میں امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ بِقَوِيِّ الْحَدِيْثِ .

''اس کی حدیث قوی نہیں تھی۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 280/6)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ متروک الحدیث ہے۔

(سنن الدارقطني : 263/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ اس کی منکر احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَعَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ مَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس کی بیان کردہ اکثر روایات پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : 245/5)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ أَشْيَاءَ مَوْضُوعَةً لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ كَأَنَّهٗ كَانَ يَهِمُ وَيُخْطِئُ .

''اپنے والد کے واسطے سے اپنے اجداد سے من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔اس سے دلیل لینا حرام ہے۔محسوس ہوتا ہے کہ یہ وہمی اور خطا کار تھا۔''

(كتاب المجروحين : 121/2)

نیز کتاب الثقات (۸؍۴۹۲) میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فِي حَدِيْثِهٖ بَعْضُ الْمَنَاكِيْرِ .

''اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ کا پہلا قول ہی راجح ہے، کیونکہ وہ جمہور کے موافق ہے۔

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی عَنْ أَبِیهِ عَنْ آبَائِهٖ أَحَادِیْثَ مَنَاکِیْرَ، لَا یُکْتَبُ حَدِیْثُهٗ، لَا شَیْئٌ .

''یہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے اجداد سے منکر احادیث بیان کرتا ہے،اس کی حدیث لکھی بھی نہیں جائے گی۔ یہ حدیث میں کچھ بھی نہیں۔''

(کتاب الضعفاء : 175)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی ایک روایت کے بارے میں کہا ہے:

هٰذَا لَعَلَّهٗ مَوْضُوْعٌ .

''شاید یہ موضوع روایت ہے۔''

(میزان الاعتدال : 315/3)

ثابت ہوا کہ اس راوی کے حق میں کوئی توثیق ثابت نہیں۔

روایت نمبر ③

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سوالی کھڑا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ حالت رکوع میں تھے،نماز نفلی تھی۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی اتار کر اسے دے دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے آگاہی دی،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:﴿إِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ﴾

(المعجم الکبیر للطبراني : 6228)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔ خالد بن یزید عمری کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۳/۳۶۰، وسندہ صحیح) نے ''کذاب'' کہا ہے، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّابًا، أَتَيْتُهُ بِمَكَّةَ، وَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ، وَكَانَ ذَاهِبَ الْحَدِيْثِ.

''بہت جھوٹا تھا۔ میں اس کے پاس مکہ آیا تھا، لیکن اس سے کچھ نہیں لکھا۔ وہ حدیث میں بالکل ناکارہ تھا۔''

(الجرح والتعدیل: 360/3)

امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ نے اس سے روایت لینا ترک کر دیا تھا۔ (ایضاً)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي الْمُوْضُوْعَاتِ عَنِ الْأَثْبَاتِ.

''ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔''

(کتاب المجروحین: 114/1، 224)

کسی ثقہ امام سے اس کی توثیق ثابت نہیں، بلکہ باتفاقِ محدثین مجروح ہے۔

روایت نمبر ④

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمًا يُصَلِّي، فَمَرَّ سَائِلٌ وَهُوَ

رَاكِعٌ، فَأَعْطَاهُ خَاتَمَهُ، فَنَزَلَتْ : ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ﴾ الْآيَةَ .

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ رکوع میں تھے، آپ نے اسے اپنی انگوٹھی دے دی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ ......﴾

(تفسیر ابن کثیر : 567/2)

تبصرہ:

سند ضعیف و باطل ہے، کیونکہ

① سفیان ثوری رحمہ اللہ بالا جماع مدلس ہیں اور انہوں نے اس روایت میں سماع کی تصریح نہیں کی۔ جب ثقہ مدلس صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ محتمل الفاظ سے روایت کرے، سماع کی تصریح نہ کرے، تو وہ ضعیف ہوتی ہے۔

② سند میں انقطاع ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ خود لکھتے ہیں:

الضَّحَّاكُ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ .

''ضحاک کی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (ایضاً)

③ نیچے سے سند غائب ہے۔

روایت نمبر ⑤

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ گھر کے ایک کونے میں سانپ

تھا۔آپ ﷺ بیدار ہوئے،تو یہ آیت کریمہ تلاوت کر رہے تھے:﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ ...﴾ آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا رَافِعٍ سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ يُقَاتِلُونَ عَلِيًّا، حَقًّا عَلَى اللّٰهِ جِهَادُهُمْ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ جِهَادَهُمْ بِيَدِهٖ فَبِلِسَانِهٖ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهٖ فَبِقَلْبِهٖ، لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

''ابورافع!میرے بعد لوگ علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کریں گے،ان سے مقابلہ اللہ پر لازم ہوگا۔جو ہاتھ سے ان کے مقابلے کی سکت نہ رکھتا ہو،وہ زبان سے مقابلہ کرے،جو زبان سے مقابلے کی سکت نہ رکھتا ہو،وہ دل سے ان کے ساتھ نفرت کرے۔اس سے کم کوئی مرتبہ نہیں۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 321/1، ح : 955)

تبصرہ :

سخت ترین باطل ہے۔حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَيَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفُرَاتِ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ .

''امام طبرانی رحمہ اللہ نے اسے معجم کبیر میں بیان کیا ہے،محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے،صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔یحییٰ بن حسن بن فرات کو میں نہیں جانتا۔اس کے باقی راوی ثقہ

ہیں۔‘‘

(مجمع الزوائد : 134/9)

محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ .

’’منکر الحدیث ہے۔‘‘

(كتاب الضعفاء : 342)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيْثُهٗ لَيْسَ بِشَيْئٍ .

’’اس کی حدیث کسی کام کی نہیں۔‘‘

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ، مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ جِدًّا ذَاهِبٌ .

’’یہ ضعیف الحدیث اور سخت منکر الحدیث، نیز بہت کمزور ہے۔‘‘

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ .

’’یہ متروک راوی ہے۔‘‘

(سوالات البرقاني : 474)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ فِي عِدَادِ شِيْعَةِ الْكُوْفَةِ وَيَرْوِي مِنَ الْفَضَائِلِ أَشْيَاءَ، لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا .

''اس کا شمار کوفہ کے شیعہ میں ہوتا ہے۔اس سے ایسے فضائل مروی ہیں جن پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : 114/6)

روایت نمبر ⑥

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، بَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ وَقَائِمٍ وَقَاعِدٍ، وَإِذَا مِسْكِينٌ يَسْأَلُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَعْطَاكَ اَحَدٌ شَيْئًا؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : مَنْ؟ قَالَ : ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْقَائِمُ، قَالَ : عَلٰى أَيِّ حَالٍ أَعْطَاكَهُ؟ قَالَ : وَهُوَ رَاكِعٌ، قَالَ : وَذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے۔لوگ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ رکوع میں، کچھ سجدے میں، کچھ قیام اور کچھ قعود میں تھے۔اچانک ایک مسکین سائل نے صدا لگائی۔اللہ کے رسول ﷺ داخل ہوئے،تو فرمایا: کسی نے کچھ دیا؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: کس نے؟ عرض کیا: اس قیام کرنے والے شخص نے۔فرمایا: اس نے کس حال میں تجھے دیا ہے؟

عرض کیا: رکوع کی حالت میں۔ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 567/2)

تبصرہ:

جھوٹی، من گھڑت روایت ہے۔ یہ محمد بن سائب کلبی کی کارستانی ہے، جو باتفاقِ محدثین ضعیف اور متروک ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلٰی تَرْكِ حَدِيثِهٖ، لَا يُشْتَغَلُ بِهٖ، هُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اس کی حدیث ترک کی جائے گی، اس جانب التفات نہیں کیا جائے گا۔اس کی بیان کردہ حدیث کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 271/7)

قرہ بن خالد سدوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانُوا يَرَوْنَ الْكَلْبِيَّ يَزْرُفُ، يَعنِي يَكْذِبُ .

''محدثین کہتے تھے کہ کلبی جھوٹ بولتا ہے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم الرازي : 271/7، وسندهٗ حسنٌ)

سلیمان بن طرخان تیمی نے اسے ''کذاب'' کہا ہے۔

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم الرازي : 270/7، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

وَهُوَ مَتْرُوْكٌ .

''یہ متروک ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 567/2)

کلبی کا استاذ ابو صالح باذام بھی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حجر : 634)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ الْأَكْثَرُوْنَ : لَا يُحْتَجُّ بِهٖ .

''اکثر محدثین کہتے ہیں کہ اس سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔''

(خلاصة الأحكام : 1044/2)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا إِسْنَادٌ لَا يُفْرَحُ بِهٖ، ثُمَّ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ، مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَفْسِهٖ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَأَبِي رَافِعٍ، وَلَيْسَ يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْهَا بِالْكُلِّيَّةِ، لِضَعْفِ أَسَانِيدِهَا وَجَهَالَةِ رِجَالِهَا .

''یہ سند ناپسندیدہ ہے۔ اسے ابن مردُوَیہ نے سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا عمار بن یاسر، سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی بیان کیا ہے، لیکن کچھ بھی صحیح ثابت نہیں، کیونکہ ان کی سندیں ضعیف اور راوی مجہول ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 567/2)

فائدہ :

سلمہ بن کہیل کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لقا وسماع ثابت نہیں۔اس لیے یہ قول ضعیف ہے، نیز عقبہ بن ابی حکیم (تفسیر ابن ابی حاتم :۴؍۱۱۶۲) کا قول بھی ضعیف ہے۔ اس میں ایوب بن سوید جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ (تفسیر طبری :۶؍۲۸۸) سے منسوب ہے کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی،لیکن یہ جھوٹا قول ہے۔اس میں غالب بن عبیداللہ بالاتفاق ''ضعیف''اور''متروک'' ہے۔اس کے حق میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

سدّی (تفسیر طبری :۶؍۲۸۸، وسندہ حسن) فرماتے ہیں کہ یہ آیت تمام مومنین کے بارے میں نازل ہوئی، نیز فرماتے ہیں:

وَلٰكِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَرَّ بِهٖ سَائِلٌ، وَهُوَ رَاكِعٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ .

''لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک سائل گزرا،آپ مسجد میں رکوع کی حالت میں تھے۔آپ نے اسے اپنی انگوٹھی دے دی۔''

قول کا یہ حصہ منقطع ہے،سدی کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

روایت نمبر ⑦

سیدنا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا جُلُوْسًا بَيْنَ يَدَيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَدْوِيٌّ مُتَنَكِّبٌ عَلٰى قَوْسِهٖ، وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمٌ يُّصَلِّي

فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ ----- إِلٰى آخِرِهٖ.

''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے، ایک دیہاتی کندھے پر کمان رکھے آیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس وقت مسجد کے درمیان میں نماز پڑھ رہے تھے ....''

(شواهد التنزيل لقواعد التفضيل للحسكاني : 228/1)

تبصرہ

گھڑنتل ہے۔ سند پر نامعلوم ومجہول افراد کا قبضہ ہے۔

① حسن بن اسماعیل کا تعین اور توثیق مطلوب ہے!

② عبدالرحمٰن بن ابراہیم فہری

③ ابراہیم فہری، علی بن صدقہ

④ اور ہلال کی توثیق وتمییز بھی معلوم نہیں۔

قارئین! آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ ---﴾ کی تفسیر کے حوالے سے آپ نے ملاحظہ کیا کہ ایک قول بھی ثابت نہیں ہو سکا!

ان روایات کے ضعف پر عقلی دلائل :

علامہ ابن حیان اندلسی رحمہ اللہ (۶۵۴-۷۴۵ھ) اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هٰذِهِ أَوْصَافٌ مُيِّزَ بِهَا الْمُؤْمِنُ الْخَالِصُ الْإِيمَانِ مِنَ الْمُنَافِقِ، لِأَنَّ الْمُنَافِقَ لَا يَدُومُ عَلَى الصَّلَاةِ وَلَا عَلَى

الزَّكَاةِ، قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالٰى﴾، وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ﴾ وَلَمَّا كَانَتِ الصَّحَابَةُ وَقْتَ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ مِنْ مُقِيمِي صَلَاةٍ وَمُؤْتِي زَكَاةٍ، وَفِي كِلْتَا الْحَالَتَيْنِ كَانُوا مُتَّصِفِينَ بِالْخُضُوعِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّذَلُّلِ لَهٗ، نَزَلَتِ الْآيَةُ بِهٰذِهِ الْأَوْصَافِ الْجَلِيلَةِ، وَالرُّكُوعُ هُنَا ظَاهِرُهُ الْخُضُوعُ، لَا الْهَيْئَةُ الَّتِي فِي الصَّلَاةِ.

''ان اوصاف جلیلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خالص مومنوں کو منافقوں سے ممتاز کیا ہے، کیونکہ منافق نماز وزکوۃ پر دوام نہیں کرسکتا۔فرمان باری تعالیٰ ہے : ﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالٰى﴾ (جب منافقین نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، تو انتہائی سست کھڑے ہوتے ہیں)، نیز فرمایا: ﴿أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ﴾ (وہ بھلائی پر کنجوس ہیں۔) اس آیت کے نزول کے وقت صحابہ کرام نماز قائم کرنے والے اور زکاۃ ادا کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لیے خشوع وخضوع کرنے والے تھے، ان صفات جلیلہ کے ساتھ آیت نازل ہوئی۔اس آیت میں رکوع سے مراد اطاعت وفرمانبرداری ہے، نہ کہ نماز کی خاص ہیئت۔''

(البحر المحیط : 514/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰۔۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

فَقَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُهُمْ أَنَّ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ فِي مَوْضِعِ الْحَالِ مِنْ قَوْلِهِ: ﴿وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾ أَيْ فِي حَالِ رُكُوعِهِمْ، وَلَوْ كَانَ هٰذَا كَذٰلِكَ، لَكَانَ دَفْعُ الزَّكَاةِ فِي حَالِ الرُّكُوعِ أَفْضَلَ مِنْ غَيْرِهِ؛ لِأَنَّهُ مَمْدُوحٌ، وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ نَعْلَمُهُ مِنْ أَئِمَّةِ الْفَتْوٰى.

''بعض کو وہم ہوا ہے کہ یہ جملہ ﴿وَهُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ 'وہ حالت رکوع میں ہوتے ہیں' ﴿وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾ 'اور وہ زکاۃ ادا کرتے ہیں' سے حال بن رہا ہے، یعنی مومن رکوع کی حالت میں زکاۃ ادا کرتے ہیں۔ ایسا ہوتا تو رکوع کی حالت میں زکاۃ ادا کرنا باقی طریقوں سے افضل ہوتا، کیونکہ اس کی تعریف کی گئی ہے، لیکن ہم جن ائمہ مفتیان کو جانتے ہیں، ان میں سے کسی کے ہاں ایسا روا نہیں ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 566/2)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ بِالْآيَةِ اَن يُّؤْتَى الزَّكَاةُ فِى حَالَةِ الرُّكُوْعِ لَوَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِك شَرْطًا فِى الْمُوَالَاةِ وَلَا يتولّٰى الْمُسْلِمُ إِلَّا عَلِيًّا فَقَطْ فَلَا يتولّٰى الْحَسَنَ وَلَا الْحُسَيْنَ ثُمَّ قَوْلُهٗ (الَّذين يُقِيمُونَ) صِيْغَةُ جَمْعٍ فَلَا تَصْدُقُ عَلٰى

وَاحِدٍ فَرْدٍ وَاَيْضًا فَلَا يُثْنٰى عَلَى الْمَرْءِ إِلَّا بِمَحْمُوْدٍ وَفِعْلُ ذٰلِك فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِمُسْتَحَبٍّ وَلَو كَانَ مُسْتَحَبًّا لِفَعَلَهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَلحَضَّ عَلَيْهِ وَلَكَرَّرَ عَلىٌّ فِعْلَهٗ وَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغُلًا فَكَيْفَ يُقَالُ لَا وَلِيَ لَكُمْ إِلَّا الَّذِيْن يَتَصَدَّقُوْنَ فِي حَالِ الرُّكُوْعِ؟

''اگر اس سے مراد حالتِ رکوع میں زکوۃ دینا ہوتا تو یہ موالاۃ میں شرط قرار پاتی اور مسلمان صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ہی ولی بنا سکتے ۔ سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما بھی ولایت کے قابل نہ ہوتے ۔ پھر قرآن میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جو کہ فردِ واحد پر صادق نہیں آ سکتا۔ یہ بھی ہے کہ کسی کی تعریف قابلِ مدح کام پر ہی کی جاسکتی ہے ، نماز میں زکوۃ کی ادائیگی قابل مدح نہیں۔ یہ کام مستحب ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور کرتے ، اس پر ترغیب دیتے اور بار بار ایسا کرتے ۔ نماز کی اپنی مشغولیت ہوتی ہے، لہذا کیسے کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے ولی صرف وہ لوگ بن سکتے ہیں جو رکوع کی حالت میں صدقہ کرتے ہیں؟۔''

(منهاج السنة النبوية : 5/4، المنتقى من منهاج الاعتدال في نقض كلام أهل الرفض والاعتزال : 437)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس سے خلیفہ بلافصل ثابت ہوتے ہیں یا نہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس پر روشنی ڈالتے ہیں:

قَوْلُهٗ : «قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ» مِنْ أَعْظَمِ الدَّعَاوَى الْكَاذِبَةِ، بَلْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالنَّقْلِ عَلٰى أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ فِي عَلِيٍّ بِخُصُوصِهٖ، وَأَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَتَصَدَّقْ بِخَاتَمِهٖ فِي الصَّلَاةِ، وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى أَنَّ الْقِصَّةَ الْمَرْوِيَّةَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْكَذِبِ الْمَوْضُوعِ .

''ابن مطہر حلی کا یہ کہنا کہ مفسرین کا اس آیت کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہونے پر اجماع ہے، غلط دعوی ہے۔ ماہرین اسناد کا اتفاق ہے کہ یہ آیت خاص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل نہیں ہوئی، نہ ہی انہوں نے اس کی تصدیق کی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں انگوٹھی صدقہ کی تھی، محدثین کا اجماع ہے کہ اس بارے بیان کی جانے والی حدیث گھڑنتل اور جھوٹی ہے۔''

(منھاج السنۃ : 4/4، المنتقٰی، ص 419)